95216 ـ کفالت کی غرض سے یتیم بچے کی نسبت کا مسئلہ

سوال

تقریبا چھ برس قبل میری شادی ہوئی لیکن ابھی تك اللہ تعالی نے مجھے اولاد کی نعمت سے نہیں نوازا، شادی سے قبل میری خواہش تھی کہ میں کسی یتیم بچے کو اپنے بچے کے ساتھ دودھ پلاؤں اور اس کی تربیت کروں، تا کہ مجھے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا درجہ حاصل ہو سکے، اب مجھے ایك یتیم بچے کو اپنی پرورش میں لینے کا موقع حاصل ہوا ہے، جو کہ میری بھابھی کا حمل ہے، اور وہ میرے خاوند کی بہن سے ہے تا کہ اس کے لیے شرعی رضاعت ثابت ہو سکے جو اسے میرے اور میرے خاوند اور خاندان کے لیے محرم بنا دے، میں نے مونہہ بولا بیٹا بنانے کی محرومیت کے متعلق سوچا لیکن میں ایك خلیجی عرب ریاست میں رہتی ہوں، جہاں اقامہ اور پاسپورٹ کا نظام ہے، اور یہ ادارے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ بچہ میرے پاس ہو اور اس کی نسبت کسی اور طرف اسی طرح میں اپنے ملك بھی جایا کرونگی جہاں کا قوانین اور نظام بھی یہ اجازت نہیں دیتا کہ بچہ کی نسبت میری طرف ہوئے بغیر میں رکھ سکوں، یہ ایك محال امر ہے، میرا سوال یہ ہے کہ:
ان مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے کسی کو اپنا بیٹا بنانے میں شرعی حکم کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ میرے اور خاوند کے خاندان والوں کو علم ہے کہ ہم بچہ لے کر آئینگے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو نیك و صالح اولاد سے نوازے جس سے آپ اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں، اور وہ بچہ آپ کے لیے اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی خوشنودی میں معاون ثابت ہو.

دوم:

اللہ تعالی کی رضا اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے یتیم کی کفالت کرنے کا بہت زیادہ اجروثواب ہے، اور پھر اس میں اس یتیم کے لیے رحمت و شفقت اور احسان و دیکھ بھال بھی ہے.

رہا منہ بولا بیٹا بنانے کا مسئلہ تو اس کی حرمت آیت قرآنی سے صاف ظاہر ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور نہ ہی اللہ نے تمہارے لے پالك بچوں كو تمہارا حقيقى بيٹا بنايا ہے، يہ تو تمہارے اپنے منہ كى باتيں ہيں، اللہ تعالى حق بات فرماتا ہے، اور وہ سيدھى راہ كى راہنمائى كرتا ہے، انہيں ان كے (حقيقى) باپوں كى طرف نسبت كر كے بلاؤ، اللہ كے نزديك پورا انصاف يہى ہے، اور اگر تمہيں ان كے باپوں كا علم ہى نہ ہو تو وہ تمہارے دينى بھائى اور دوست ہيں الاحزاب (4 ـ 5).

ابو ذر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ انہوں نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كو يہ فرماتے ہوئے سنا:

" كسى شخص كا جانتے ہوئے اپنى نسبت باپ كے علاوہ كسى اور كى طرف كرنا كفر كے علاوہ كچھ اور نہيں، اور جس نے اپنى نسبت كسى اور قوم كى طرف كى جس ميں سے وہ نہيں تو وہ اپنا ٹھكانہ جہنم ميں بنا لے "

صحيح بخارى حديث نمبر (3317) صحيح مسلم حديث نمبر (61).

لےپالك بيٹا بنانے اور يتيم كى كفالت ميں فرق كے ليے آپ سوال نمبر (5210) كے جواب كا مطالعہ كريں.

سوم:

يتيم بچے كى نسبت آپ كے خاوند كى طرف كرنا جائز نہيں، كيونكہ يہ حرام كردہ تبنى يعنى منہ بولا بيٹا بنانے ميں شامل ہوتا ہے، اور اس كے نتيجہ ميں وراثت وغيرہ ميں كئى ايك خرابياں پيدا ہوتى ہيں، اور يتيم كى كفالت كرنے ميں آپ كى رغبت اس حرام كام كو مباح نہيں كرسكتى.

اس بنا پر اگر يتيم كى كفالت لے پالك اور متبنى يعنى منہ بولا بيٹا بنائے بغير نہ ہوتى ہو اور اس ميں آسانى نہ ہو سكے تو آپ صبر كريں، اور انتظار كريں كہ اللہ تعالى اس ميں آسانى پيدا كر دے اور مشكل كو دور كرے، كيونكہ اللہ تعالى كے خزانے بھرے ہوئے ہيں.

اور ہر چيز اللہ تعالى كے ہاتھ ميں ہے، اور جو شخص دروازہ مستقل طور پر كھٹكاتا رہے تو اس كے ليے وہ دروازہ كھل جاتا ہے.

اللہ تعالى سے دعا ہے كہ آپ كو وہ اپنے فضل و كرم سے نوازے.

واللہ اعلم .